دینِ ابراہیمؑ اور ریاستِ اسرائیل (۷)
قرآن مجید کی روشنی میں

(آخری قسط)

تالیف : عمران این حسین ـــــــ اردو ترجمہ : سید افتخار احمد

باب ششم

نتیجہ

مسلمانوں کیلئے یہودی ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنا کفر، شرک اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غدّاری ہے

مسلمانوں کے لئے یہودی ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے کے نتائج بہت زیادہ خطرناک اور خوفناک ہیں۔ یہ کفر کا عمل ہے، کیونکہ اس طرح وہ قرآن مجید کا انکار کریں گے۔ سب کچھ قرآن مجید میں مذکور ہونے کے باوجود بھی اگر مسلمان ایسا کریں گے تو دراصل وہ یہود کی پیروی کریں گے اور وہ قرآن مجید کو اسی طرح پسِ پشت ڈال دیں گے جس طرح یہود نے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر انہیں نظرانداز کردیا تھا :

﴿ وَلَمَّا جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

(البقرۃ ۲ : ۱۰۱)

"اور جب پہنچا ان کے پاس ایک رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے، تصدیق کرنے والا اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے، تو پھینک دیا اہلِ کتاب میں سے ایک جماعت نے کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔"

یہ ایک شرک کا عمل بھی ہوگا۔ جیسا کہ یہود کا اس زمین پر حقِ ملکیت کا بنیادی دعویٰ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ ہے۔ لہٰذا یہ شرک ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر محمد ﷺ کے خلاف غداری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور مسلمان اُمّت تخلیق کی۔ ابراہیم علیہ السلام کے دین کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کا بنیادی مشن آپؐ کی زندگی میں مکمل ہوگیا۔ مسلمانوں کے یہودی ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطلب ہوگا ابراہیم علیہ السلام کے دین کو چھوڑ دینا۔ آج ہمیں جو خطرہ ہے وہ یہ کہ ہمارے نام نہاد مسلمان عالم جو مسلمانوں کے لیڈر کہلاتے ہیں' وہ یا تو خود اس موضوع کے بارے میں گمراہ ہو چکے ہیں یا پھر وہ بد نصیبی سے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ ' دینِ اسلام اور نبی ﷺ کی اُمّت سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ نام نہاد مسلم علماء یہودی ریاست اسرائیل کے تسلیم کرنے کی حمایت کرتے ہیں اور عملی طور پر اور جان بوجھ کر اپنے پیرو کاروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

کل اس طرح کے نام نہاد علماء نے فتاویٰ جاری کئے تھے جن میں امریکہ کے یہودی اور عیسائی فوجیوں کی خلیج کی جنگ میں موجودگی کی تائید کی تھی۔ اور آج وہ مسلمانوں کی طرف سے یہودی ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے کی تحریک کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اس طرح کے نام نہاد مسلمان عالم ایسے گڈریوں کی مانند ہیں جو بھیڑوں کو بھیڑیوں کے منہ میں دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کتنے خطرناک ہیں ایسے گڈریے اور کتنی بد قسمت ہیں وہ بھیڑیں جو ان کی پیروی کر رہی ہیں۔

اس تحقیقی کام میں ہم نے بنیادی طور پر تورات کو ہی کسوٹی بنایا ہے تاکہ ان شیطانی قوتوں کے اس ملک فلسطین پر قابض رہنے کے دعویٰ کی جانچ کریں۔ استحصالی قوتیں کسی نہ کسی طرح اپنے حق پر ہونے کا دعویٰ یا بحث کرتی ہیں۔ جو کچھ بھی ان کا حق یا دعویٰ ہے وہ سب جھوٹ ہے' کیونکہ امن اور انصاف صرف سچائی سے حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا طریق کار یہ ہے کہ وہ حق کو ظاہر کرتا ہے اور اس باطل کا جس سے استحصالی قوتیں اپنا کام کرتی ہیں' ابطال کرتا ہے۔ جب باطل کو شکست ہوتی ہے تو استحصال کرنے والا ظاہر اور عریاں ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے بچاؤ کے لئے بھاگتا ہے :

﴿ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ○ ﴾ (سبا ۳۴ : ۴۸'۴۹)

"کہہ دیجئے : بے شک میرا رب (مجھ پر) حق کا القاء کرتا ہے' اور وہ تمام چھپی چیزیں

جاتا ہے۔ کہہ دیجئے : حق آگیا ہے اور اب باطل نہ تو کسی کے سامنے کھڑا رہ سکتا ہے اور نہ پھر کر واپس آسکتا ہے۔"

﴿ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ﴾

(الانبیاء۲۱ : ۱۸)

"بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں' جو اس کا سر توڑ دیتی ہے' پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے۔"

استحصال کرنے والے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ حق کو ذلیل کرنے یا نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جھوٹ جس پر اس کا استحصالی نظام قائم ہے' زندہ رہ سکے۔ قرآن مجید اس طریق کار کی وضاحت کرتا ہے:

﴿ ... وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ... ﴾

(الکہف ۱۸ : ۵۶)

"....اور منکر لوگ باطل (دلائل) کے ساتھ بحث و مباحثہ کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے حق کو نیچا دکھائیں... "

اس طرح وہ اسلام کو آج تمام دنیا میں ذلیل کرتے ہیں۔ استحصال کرنے والا مصنوعی طور پر مسلمانوں کو دو قسموں میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ جو باطل کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں اور نتیجتاً وہ باطل کو للکارنے کا کام چھوڑ دیتے ہیں' یہ "اچھے مسلمان" کہلاتے ہیں۔ اور دوسرے جو حق کے وفادار رہتے ہیں ان کو یہ کہہ کر ذلیل کیا جاتا ہے کہ یہ بنیاد پرست ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کتاب میں جہاں تک ہمارے موضوع کا تعلق ہے' سچائی بیان کی گئی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ سچائی نے جھوٹ کو ختم کر دیا ہے' اُس جھوٹ کو جسے استحصال کرنے والے فلسطین میں اپنا حق جتانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

ریاستِ اسرائیل کی بحالی سے متعلقہ یہود و نصاریٰ کیلئے قرآنی مضمرات

کوئی یہودی یا نصرانی جو اس کتاب کا مطالعہ کرے' مجھے یقین ہے کہ قرآن مجید کی وضاحت جو ہم نے پیش کی ہے' اس سے پوری طرح مطمئن ہو گا۔ اگر ایسا ہو تو یہ بات اس کی مذہبی سوچ پر بلکہ اخروی نجات پر بہت گہرا اثر ڈالے گی۔

اگر ایسا قاری راست بازی اور دیانت داری کو قائم رکھنا چاہے تو اسے اس کتاب میں نشاندہی کئے گئے چیلنجز کا مکمل سنجیدگی سے احاطہ کرنا ہو گا۔ وہ عرب کے جاہل بت

پرست لوگوں کے ختنہ کے عمل کا' جو وہ پیغمبر محمد ﷺ کی پیدائش سے ہزاروں سال قبل سے ایک مذہبی فریضہ کے طور پر کرتے چلے آرہے ہیں کیا جواز پیش کرے گا؟ وہ عرب کے جاہل بت پرست لوگوں کے ابراہیم علیہ السلام کی سنّت میں بیٹے کی بجائے مینڈھے کی قربانی کے عمل کا' جو وہ پیغمبر محمد ﷺ کی پیدائش سے قبل ہزاروں سال سے لاکھوں جانوروں کی ہر سال قربانی کے متبرک مذہبی فریضہ کے طور پر کرتے چلے آرہے تھے' کیا جواز پیش کرے گا؟ وہ عرب کے جاہل بت پرست لوگوں کے عرب میں اللہ تعالیٰ کے قدیم گھر پر جسے ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا' سالانہ حج کی حاضری کے عمل کا کیا جواز پیش کرے گا؟

اس لئے قاری کو لازم ہے کہ وہ ایسا مطالعہ کرے جس سے اس پر یہ واضح ہو سکے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ اس کتاب میں بیان کردہ موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے قاری کو فوری مطالعہ کی ضرورت کا احساس ہونا چاہئے۔ اور یہ مطالعہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر صرف سچائی کو دریافت کرنے کی غرض سے ہونا چاہئے۔ ذرا سی لاپرواہی قاری کے کردار کو پستی کی طرف لے جا سکتی ہے۔

ایک شخص کس طرح یہ اندازہ لگائے گا کہ قرآن مجید تورات یا انجیل کی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟ وہ کس طرح یہ اندازہ کرے گا کہ تورات وانجیل کے برعکس قرآن مجید ایک مستند اور قابل اعتماد کتاب ہے؟ کیونکہ تورات اور انجیل کی تحریف ہو چکی ہے۔ ان حقائق کو پرکھنے کے لئے وہ کون سے طریقے استعمال کرے گا؟

سچائی اگر حقیقی سچائی ہے تو وہ انسانی عقل و دلائل سے پرکھی جا سکتی ہے' وہ عقل و دلائل جو ایک کسان ایک یونیورسٹی پروفیسر کی طرح کھیت میں استعمال کرتا ہے۔ انہی عقل و دلائل سے ایک راسخ العقیدہ انسان قرآن مجید کی حقانیت کو دریافت کر سکتا ہے کہ وہ محمد ﷺ پر وحی الٰہی کے طور پر آیا۔ یا اگر محمد ﷺ نے یا اس وقت کے کسی دوسرے عرب انسان نے جو اُس وقت آپؐ کی مدد کر رہا تھا' اس کو لکھا ہوتا تو فوراً معلوم ہو جاتا۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو یہ کہاں سے آیا ہے؟ اگر یہ اُس وقت کے کسی عرب کی تحریر نہیں ہے تو یقیناً یہود و نصاریٰ کو تو پہچان لینا چاہئے تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ایک دفعہ اگر اس کی حقیقت قبول کر لی جاتی تو خود بخود راستہ کھلتا جاتا کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا اور غیر تحریف شدہ کلام ہے۔

(باقی صفحہ ۶۴ پر)